مطابق عبادات کا اہتمام ہوتا ہے اور تمام مسلمانوں کو پورے سکون اور اطمینان کے ساتھ عبادات کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ واپس آ کر فرقہ واریت کے خلاف سعودیہ کی مثال پیش کرتے ہیں۔ سعودی حکومت کی طرف سے حجاج کرام کے لیے مثالی انتظامات کا تذکرہ کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مکہ مکرمہ میں صفائی' ٹریفک' علاج معالجہ کے شاندار انتظامات کرتے ہیں۔ اتنے ازدھام کے باوجود لوگ بڑے سکون اور امن کے ساتھ عبادات میں مصروف ہیں۔ اشیاء خوردونوش کی فراوانی اور کنٹرول ریٹ پر ان کی دستیابی سعودی حکومت کا شاندار کارنامہ ہے۔

منیٰ' عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ جمرات میں شاندار انتظامات ہوتے ہیں لاکھوں لوگ بڑی سہولت کے ساتھ تمام مناسک حج ادا کرتے ہیں۔ آمدورفت کے لیے ٹرین' بسوں کا انتظام موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ سعودی حکومت کو دوام بخشے اور ہر قسم کے شر اور حسد سے محفوظ رکھے، آمین

گستاخانہ فلم...... اور امت مسلمہ کا ردعمل!

تمام آسمانی مذاہب میں بہت سی قدریں مشترک ہیں۔ جن میں عقائد اور اخلاقیات خصوصیت کے ساتھ شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار اور اسکی بندگی تمام انبیاء کرام کا مشن رہا اس کے ساتھ سچائی' دیانت' امانت' ہمدردی' خیر خواہی' حقوق کی ادائیگی' پاکیزگی' طہارت' حلال وحرام کی تلقین ان کی دعوت کا خصوصی حصہ تھا۔ ایک صالح معاشرہ اس کے بغیر تشکیل نہیں پا سکتا۔ انبیاء کرام ہمیشہ احترام آدمیت کا درس دیتے رہے۔ بنی اسرائیل ایک عرصہ تک اس عہد کے پابند رہے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں نعمتوں سے مالا مال کر دیا۔ اور فرمایا و فضلنا علی العالمین. یہ درجہ ان تعلیمات پر عمل کرنے کے نتیجے میں ملا۔ لیکن جیسے ہی عہد شکنی کے مرتکب ہوئے اور انبیاء کی توہین اور گستاخی کرنے لگے۔ الزام تراشی اور بہتان باندھنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ملعون قرار دے دیا۔ وہ فضیلت جو ایک عرصہ تک ان کے مقدر میں تھی سلب کر لی گئی اس میں پیش پیش یہودی تھے۔ جن کے دماغ میں ہمیشہ یہ خیال رہا کہ وہ پوری دنیا سے افضل ہیں اور سلسلہ نبوت ہمیشہ ان میں رہے گا لیکن جب یہ اعزاز نبی اسرائیل سے بنو اسماعیل میں منتقل ہوا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن بن گئے۔

نسل در نسل منتقل ہونے والی دشمنی اور تعصب کی آگ میں آج بھی یہودی جل رہے ہیں۔ وہ کوئی ایسا موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے جس کے ذریعے وہ مسلمانوں کو دکھی نہیں کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھلی دشمنی توہین آمیز رویہ اختیار کرتے ہیں یہ جانتے ہوئے کہ آپ ﷺ برحق سچے نبی ہیں۔ اور آپ خاتم النبیین جن پر دین کی تکمیل ہوئی۔ **الیوم اکملت لکم دینکم اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا.** اس حقیقت کو جانتے ہوئے کہ یہ اعزاز مسلمانوں کو حاصل ہو چکا جسے واپس نہیں لیا جا سکتا تو وہ ایسا رویہ اختیار کرتے ہیں اور عمداً توہین اور گستاخی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ یہ ہمیشہ سے ایسا کرتے رہے اب بھی کر رہے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے کیونکہ وہ فضل وکرم جو کبھی انہیں حاصل تھا۔ اب یہ مسلمانوں کے حصہ میں آ چکا۔ یہ بات ہر عام وخاص کو معلوم ہے کہ انبیاء کرام کی توہین کے ساتھ یہ اللہ تعالیٰ کے باغی اور سرکش بنے حلت وحرمت کو پامال کیا۔ خواہشات کے پجاری بنے۔ حیلے بہانے سے احکام الٰہی سے روگردانی کی اور یہ مغضوب علیہم قوم بنی۔ امریکہ میں بننے والی حالیہ گستاخانہ فلم اسی کا تسلسل ہے۔ اس کے پس منظر میں وہی یہودی ذہن کارفرما ہے ایک سو سے زائد یہودی تاجروں نے سرمایہ فراہم کیا اور فلم ساز کا تعلق بھی اسرائیل سے ہے اس مکروہ عمل سے ان کے غلیظ چہرے عیاں ہوئے اور ان کے ناپاک ارادوں سے دنیا واقف ہوئی۔ ایک فتنہ برپا کیا اور اپنی گندی سرشت سے پردہ اٹھایا۔ پوری دنیا کے امن کو خطرے میں ڈالا اور اس گھناؤنی سازش کو امریکہ میں بیٹھ کر پایہ تکمیل تک پہنچایا اور عیسائی پادری ٹیری جونز کو بھی استعمال کیا جو آج پوری دنیا سے لعنتیں سمیٹ رہا ہے۔ اس فلم سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔ وہ ہر چیز برداشت کر سکتا ہے لیکن آپ کے خلاف ایک حرف بھی ناقابل برداشت ہے۔

اس موقعہ پر امت مسلمہ نے جس ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ وہ حیران کن ہے اور یہی ان سے توقع تھی۔ مسلمان معاشی وعسکری اعتبار سے کمزور سہی لیکن گستاخانہ فلم کے خلاف جس قوت کا اظہار کیا گیا اس نے ثابت کر دیا کہ کمزوریوں کے باوجود یہ اپنی قیمتی متاع اور جان کا نذرانہ پیش کرنے سے گریز نہیں

کریں گے۔اسلامی امت کا ادنیٰ مسلمان بھی جان کی بازی ہار تو سکتا ہے لیکن اپنے نبی کی حرمت پر آنچ نہیں آنے دے گا اور یہی اس کے ایمان کا حصہ ہے۔ان شاء اللہ

مغرب کو یہ جان لینا چاہیے کہ آزادی اظہار کی آڑ میں وہ جس طرح کے بھی ہتھکنڈے استعمال کرلیں اسلام کو نیچا نہیں دکھا سکتے۔یہ بات اسلام کی فطرت میں شامل ہے کہ یہ اتنا ہی ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے۔اس لیے ان تمام لوگوں کو شرمندگی کے علاوہ کچھ نہ ملے گا۔جو ایسی بیہودہ حرکتیں کر رہے ہیں بلکہ جب کبھی ایسا شرمناک واقعہ رونما ہوتا ہے' تو لوگ اسلام کا مطالعہ شروع کر رہے ہیں اور سلیم الفطرت لوگوں کی بڑی تعداد حلقہ بگوش اسلام ہو جاتی ہے اس لیے اس شر میں یہ خیر بھی نکل آتی ہے۔**عسی ان تکرھوا شیئاء وھو خیر لکم.**

یہ موقعہ ایسا ہے کہ ہمیں سیرت النبی ﷺ کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا چاہیے۔خود بھی اسکا مطالعہ کریں اور آپ کے خلق عظیم سے اپنوں اور غیروں کو آگاہ کریں۔اس کے ساتھ عملی زندگی بھی پیش کرنی چاہیے۔مسلمان چلتا پھرتا اسلام نظر آئے۔یہ اس شکل میں ہی ممکن ہے جب ہم سچائی' دیانت' امانت' حسن اخلاق کا مظاہرہ کریں گے۔لوگوں کے ساتھ ہمدردی' خیر خواہی کا معاملہ کریں گے اور نیکی کو فروغ اور بدی کا خاتمہ کریں گے۔شرم و حیاء اور طہارت و پاکیزگی کا ماحول پیش کریں گے۔ہم اگر آپ کی ناموس کی خاطر قربان ہو سکتے ہیں تو عملی نمونہ پیش کیوں نہیں کر سکتے۔آپ کی تعلیمات روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ہماری بدعملی بھی جگ ہنسائی کا باعث بنتی ہے جب ہم آپ کی سیرت لوگوں کو بیان کرتے ہیں اور خود ان پر عمل نہیں کرتے تو وہ سوچنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ یہ کیسے لوگ ہیں ویسے مرنے پر تیار ہوتے ہیں لیکن آپ کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے۔

اس لیے اس مشکل کا بہترین حل یہی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے عہد کریں کہ اپنی پوری زندگی میں رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات کو نافذ کریں گے تو یقین جانیے دشمن کبھی ایسی نازیبا حرکت نہیں کرے گا۔

اللہ تعالیٰ پوری امت مسلمہ کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

☆☆☆☆☆